تفسير احمد

سُورَةُ الأَعْلَى

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «الاعلى» کا تفسیر و ترجمہ

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة الاعلى

پاره (30)

یه سورت مکه میں نازل ہوئی ہے اس کی انیس (19) آیتیں ہیں

وجه تسمیه: اس سورت نے مکه میں بعد ازسوره تکویر شرف نزول پایا، رب تعالی کے فرمان « سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝» کی وجه سے «اعلی» اس کا نام ہوا، اسے سَبِّحَ بھی کہاگیاھے ۔

یه بات قابل ذکر ہے که: بعض مشہور مفسرین جیسے : "ناصرالدین عبد الله بیضاوی" مؤلف تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل ، المعروف به تفسیر بیضاوی" مفسرمحمودتفسیر افندی آلوسی مؤلف تفسیر "روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم" اور مشہور اسلامی اسکالر محمد سید طنطاوی امام مسجد الازهرشریف سابقه رئیس جامعة الأزهر مصر آیت : 14 اور 15 کی تفسیر سے متعلق کہتے ہیں که : "تَزَكَّىٰ" صدقه فطرادا کیا، اور «وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ»عید الفطرمیں رب تعالی کی بڑھائی بیان کی، تکبیرات کہیں، «فَصَلَّىٰ» عیدکی نماز ادا کی۔

روح المعانی کے شیخ آلوسی نے اس دلیل کی بنیاد پر "سورة الاعلی" کے "مدنی" ہونے کا اشاره کیاھے۔

سورة الاعلی کے الفاظ، حروف اور کلمات کی تعداد

سورة الاعلی مکی سورتوں میں سے ہے، اس کا ایک (1) رکوع ، انیس (19) آیتیں ، بہتّر (72) الفاظ، دوسو ننانوے (299) حروف اور ایک سو تینتیس (133) نقطے ہیں۔

(یه بات ذکر کرنا لازم ہے که سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے سوره "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلی کا سورة الطارق سے ربط ومناسبت:

سورة الطارق انسان کی پیدائش اور آسمان وزمین کی تخلیق پر بحث کرتی هے، "خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍۙ۝٦ " (طارق : 6) اور (طارق : 11 ، 12) سورة الاعلی میں بهی دونوں صورتوں کا تذکرہ قدرے وسیع هے، (آیات مبارکه : (2، 4، اور 5 اعلی میں) .

اس ضمن میں یه بات بهی قابل ذکر ہے که : جو سورتیں رب تعالی کی تسبیح بیان کرنے کے حکم کے ساتھ شروع هوتی هیں انهیں "مسبّحات" کهتے هیں ، اور سورة الاعلی "مسبّحات" میں سے سب سے آخری سوره هے.

سورة الاعلی کی فضیلت :

حدیث شریف میں نعمان بن بشیر سے روایت هے که : رسول الله صلی الله علیه وسلم عید اور جمعه کی نمازوں میں سوره "سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى" اور "هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ " پڑهتے تهے ، اگر کبهی عید اور جمعه ایک هی دن میں آئے تو تب بهی یہی پڑهتے تهے .

اسی طرح دوسری حدیث مبارکه میں آیاهے: رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکی نماز میں "سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى" ،"قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ " اور " قُلۡ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ " پڑهتے تهے .

حضرت علی رضی الله عنه سے روایت هے که : رسول الله صلی الله علیه وسلم سورة الاعلی سے محبت کرتے تهے .

سورة الاعلی کا سبب نزول:

سورة الاعلی کے سبب نزول کے بارے میں هم حضرت عقبه بن عامر جهنی کی ایک حدیث مروی هے، که جب سوره "سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى " نازل هوئی تو نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اجعلوها فی سجودکم" یعنی اسے اپنی سجدوں میں رکهو "سبحان ربی الاعلی" .

" سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى " کامعنی هے که اپنے رب کی نام کی تعظیم وتکریم بجا لائیں، جب بهی الله کانام اپنی زبان پر لاؤ تو خشوع وخضوع اور عاجزی اور ادب کا خاص خیال رکهو .

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلى کا موضوع اور مندرجات:

اگرهم اس سورت کے عمومی مواد کو غور سے دیکھیں تو یه بات بالکل واضح هوجائے گی که بنیادی طور پر یه سورت دواهم حصوں پر مشتمل هے :

اوّل: اس میں روئے سخن خاص طور پر جناب پیغمبر صلی الله علیہ وسلم کی طرف ہے، تسبیح کے ضمن میں در اصل الله کی تسبیح کے ساتھ ساتھ رسالت کی ذمہ داری پوری کرنے کی طرف اشاره بھی ہے۔

دوم: اس حصے میں فرمانبردار مؤمنین اور بدبخت گروهوں کی سعادت اور شقاوت کے عوامل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیاهے، سورت کے آخرمیں اس حقیقت کو بیان کیاگیاهے که تمام مذکوره حقائق صرف قرآن عظیم میں هیں ، بلکه دیگر سابقه کتب اور صحائف میں جیسےصحف ابراهیم او رصحف موسی میں بھی مؤکد بیان کیےگئےهیں۔

اسی طرح اس سوره مبارکه کے تمام متن سے اور خاص طور پر آیت "6" سے "سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسَىٰٓ" ایسا معلوم هوتاهے، که یه سورت مکّی دور کے بالکل ابتدائی زمانه میں اس وقت نازل هوئی جب رسول الله صلی الله علیه وسلم وحی دریافت کرنے کے عادی نهیں بنے تھے، اور آپ کو خدشه تھا که کهیں وه کچھ وحی بھول نہ جائیں۔

جیساکه آپ ملاحظه کریں گے: پهلی پانچ آیات میں خدا کی پهچان اور توحید کے اصولوں کے بارے میں بحث کی گئی هے، اور بعد کی آیات میں آپ صلی الله علیه وسلم کو درج ذیل اطمینان اور تسلی عظیم رب کی طرف سے دی گئی هے که: خدا کے فضل وکرم سے آپ قرآن کریم کو نهیں بھولیں گے ۔

اور اطمینان بھی دلایا گیا هے که: اس ذمہ داری اور دعوتی کام کورب تعالی نے مشکل نهیں بنایاهے، بلکه اس میں منحصرکردیاهے که ایسے شخص کو وعظ ونصیحت کریں اوراس کی هدایت اور رهنمائی کا اهتمام کریں جو دعوت سے فائده اٹھائے اور اس میں نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت پائی جاسکتی هو، جوشخص بے خوف نهیں هوتا، وه اپنے اعمال کے اچھے اور برے نتائج سے بے نیاز نهیں هوسکتا، وه اپنے آپ سے ڈرتاهے، اور وه اپنے اور معاشرے کے برےخیالات اور نظریات کے نتائج سے ڈرتاهے، اور معاشرے پر حاوی ظلم اور فساد سے ڈرتاهے، اس دعوت الهی کا اصل مخاطب یهی هے، ایساشخص اپنے دل سے اس نجات دینے والے پیغام کو ضرور سنے گا، البته بد بخت اور نامراد عناصر اس دعوت سے دوری اختیار کریں گے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

خوشخص اپنی فکری اور اخلاقی آبیاری کرے، اور اپنے رب کو یاد کرتے هوئے نماز قائم کرے تو فلاح اورکامیابی حاصل کرے گا، لوگ دنیاکی جلد حاصل هونے والی زندگی کا انتخاب کرتے هیں، اور معمولی مقاصد پر اڑے رهتے هیں، حالا نکه دنیا حقیر اور فنا هونے والی هے جبکہ آخرت بهتر اور همیشه رهنے والی هے۔

نبی صلی الله علیه وسلم کو یه اطمینان د لایا گیا هے که: آپ کی رسالت کی بنیاد اولوالعزم پیغمبروں جیسے: حضرت ابراهیم علیه السلام اور حضرت موسی علیه السلام کی سی رکهی گئی هے، اور تاریخ کے بڑےبڑے متکبر لوگ ان انبیاء کے هاتهوں سرنگوں هوچکے ہیں، آپ کا اور ان کا پیغام ایک هی ہے، اور آپ کے کام کی انتهابهی ایک هی هے۔

آخرمیں: سوره مبارکه : "الاعلی" کے الفاظ اس مواد کے ساتھ ختم کیے گئے ہیں که نجات صرف ان کے لیےهے، جو اپنے خیالات، اعمال اور اخلاق کو پاکیزه بنائیں اور اپنے پروردگار کا ذکر کریں اور نماز پڑهیں۔

لیکن افسوس سے کهنا پڑتاهے که لوگوں کی تمام تر سوچ اور فکر اس دنیا کی خوشحالی اور راحت، فائدے اور لذتوں کے حصول کے لیے هے اور بس، حالانکه ان کو اصل فکر آخرت کا هوناچاهیے، کیونکه آخرت باقی رهنے والی جبکہ دنیا فنا هونے والی هے، اور آخرت کی نعمتیں دنیاکی نعمتوں سے کهیں زیاده هیں، یه حقائق صرف قرآن کریم میں نهیں آئے، بلکه ابراهیم اور موسی علیهما السلام کے صحیفوں میں بهی، بیان کیے گئے هیں ۔

عالم اسلام کےمشهور مفسر شیخ قرطبی (ابوعبدالله محمد بن احمد انصاری قرطبی) اپنی تفسیرمیں لکهتے هیں: عمومًا صحابه کرام بشمول حضرت علی ، حضرت عبدالله بن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، ابوموسی وعبد الله بن مسعود رضی الله عنهم اجمعین، جب اس سورت کی قراءت کا آغاز کرتے تو(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) کے بعد کهتے: " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ" یعنی نماز کے علاوه جب تلاوت کریں تو ایسا کهنا مستحب هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلى

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَىۙ۱○ الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰىۙ۲○ وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰىۙ۳○ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰىۙ۴○ فَجَعَلَهٗ
غُثَآءً اَحۡوٰىؕ۵○ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓىۙ۶○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ○ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰىؕ۷○ وَنُيَسِّرُكَ
لِلۡيُسۡرٰىۚ۸○ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰىؕ۹○ سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰىۙ۱۰○ وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَىۙ۱۱○ الَّذِىۡ يَصۡلَى
النَّارَ الۡكُبۡرٰىۚ۱۲○ ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰىؕ۱۳○ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰىۙ۱۴○ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ۱۵○ بَلۡ
تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۖ۱۶○ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰىؕ۱۷○ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰىۙ۱۸○ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ
وَمُوۡسٰى۱۹○

سورت کا مختصر ترجمہ

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَىۙ۱○	اپنے رب برترکے نام کی تسبیح بیان کرو
الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰىۙ۲○	جس نے پیداکیا اور پھراس کا تناسب قائم کیا
وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰىۙ۳○	اور جس نے ہرچیزکوایک خاص انداز دیا پھرراستہ بنایا
وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰىۙ۴○	اور وہ جس نے چارہ اگایا
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰىؕ۵○	پھرکردیا اس کو خشک سیاھی مائل
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓىۙ۶○	ھم تمھیں پڑھا دیں گے پھر تم بھولو گے نہیں
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ○ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰىؕ۷○	مگرجو الله چاھے، یقیناً وہ کھلی بات کو جانتاھے اور اس بات کو بھی جوچھپی ھوتی ھے
وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰىۚ۸○	ھم آپ کو سادہ اور آسان شریعت کے لیے تیار کریں گے

(c) ketabton.com: The Digital Library

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩	لهذا تم نصیحت کیے جاؤ، اگر نصیحت کا فائده هو
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠	جوشخص (همارے رب عظیم سے) ڈرتاهے وه تو نصیحت قبول کرے گا
وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١	اور برا بدبخت اس سے دور رهے گا
الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢	وه شخص جو بڑی آگ میں داخل هوگا
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣	پھر وهاں نه وه مرےگا اور نه جیے گا
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤	به تحقیق فلاح پاگیا وه جس نے (کفراور گناهوں سے) پاکیزگی اختیارکی
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥	اور اپنے رب کا نام ذکرکرتارها اور نماز پڑھتا رها
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦	بلکه تم دنیاکی زندگی کو ترجیح دیتے هو
وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧	حالانکه آخرت بهتراور باقی رهنے والی هے
اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨	بیشک یه بات یقینًا پهلے صحیفوں میں هے
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩	ابراهیم اور موسی علیهما السلام کے صحیفے

(c) ketabton.com: The Digital Library

مختصر تفسیر

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝	اپنے رب برترکے نام کی تسبیح بیان کرو

یعنی : هروه چیز جو اس کی شان کے لائق نهیں هے، "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلیٰ" کهتے هوئے ان تمام چیزوں سے اس کی پاکی بیان کرو، حدیث شریف میں هے که: جب بهی نبی کریم صلی الله علیه وسلم اس آیت کی تلاوت فرماتے توکهتے: " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلیٰ " (امام احمد نے اس کو ابن عباس رضی الله عنه سے روایت کیا هے)

"اعلی" سے مراد یه هے که : الله تعالی هراس چیز سے برتر، اونچا ، عظیم اور بڑا هے جو توصیف کرنے والے اس کے وصف میں بیان کرتے هیں۔

علماء فرماتے هیں: اس آیت کی تلاوت کرنے والے کے لیے مستحب هے که جب اس آیت کو پڑهے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلیٰ" کهے، جیساکه نبی کریم صلی الله علیه وسلم اور صحابه کی کثیر تعداد کرتی تهی ۔

اسی طرح دوسری حدیث میں هے که : جب یه آیت نازل هوئی تو آپ صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا: "اجعلوها فی سجودکم" که تم اسے اپنے سجدوں میں رکھ لو، یهیں سے سجدے میں" سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلیٰ" پڑها جانے لگا۔

اسی طرح ایک حدیث میں عقبه بن عامر جهنی رضی الله عنه سے روایت هے که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑهنے کا حکم اس آیت کی بنیاد پر دیا، اور رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيْم" پڑهنے کا حکم سورۀ واقعه کی آخری آیت : "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْم" کی بنیاد پر دیا (مسند احمد ، ابوداود، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم، ابن المنذر۔

اس مبارک آیت میں هم دیکهتے هیں که عظمت والارب اپنی تسبیح بیان کرنے کا حکم دے رها هے، جس میں اس کی شان وشوکت اور عظمت بیان کرنا اور اس کا ذکر کرنا اور عبادت کرنا شامل هے، یه ایسی تسبیح هو جو همارے پروردگار کی عظمت شان کے لائق هو، اس طرح که اس کے اسماء حسنی ذکر کیے جائیں، اس کے خوبصورت نام اچهے اور عظیم معانی کے ساتھ جواس کے هیں هرنام میں اس کی برتری موجود هے، اور همارے عظیم رب کے کام بهی ذکر هو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"سَبِّح " الله تعالی هرعیب اور نقصان سےپاک اور منزه هے، الله تعالی دیگرمخلوقات کی مشابهت سے پاک هے ۔

"رَبِّكَ " "آغاز اور ابتدا سے رب یعنی" تربیت اور پرورش کرنے والا۔

"الأعلى" الله تعالی کی صفات میں سے هے، برتر، سب سے اوپر، الله تعالی سب سےاوپر هے۔

"عُلُوِّذات" ذات کی بلندی، ذات کے اعتبارسے آسمان میں اور اوپر هے، اس کاعرش اور علم هرجگه کو گهیرے هوئے هیں۔

"علوِّالقهر" وه ظالموں کے خلاف قاهر اور طاقتورهے ۔

"عُلوّقدر" اس کا وقار اور مرتبه بلند هے۔

الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾	جس نے پیداکیا اور پهراس کا تناسب قائم کیا

الله کے عظیم کاموں میں سے ایک یه هے: کہ اس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، اور ان کی شکل اچهی بنائی، ان کا قد برابربنایا، ان کے اعضاء موزون بنائے، اور ان کی تخلیق کو مضبوط اور خوبصورت بنایا تاکه وه اپنے اپنے کام کو سنبهال سکیں، جیساکه سورۂ سجده میں فرمایا: الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ﴿ۚ۷﴾ ترجمه: "جس نے هرچیز کو بهت اچهی طرح بنایا، (یعنی) اس کو پیدا کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا"

"البحر" میں اس کی تفسیر یوں کی گئی هے که اس نے هرچیزکو ترتیب سے پیداکیا، تا که ان میں عدم مطابقت نه هو، بلکه وه استحکام اورطاقت میں متناسب هیں، اور اس بات کا اظهار کرتی هیں که انهیں حکیم اور علیم خدانے پیدا کیاهے (البحر: 458/8)۔

"خَلَقَ" پیدا کیا ۔

"فَسَوّٰی " نقص اور عیب کے بغیر بهترین صورت اور ساخت میں ۔

وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾	اور جس نے هرچیزکوایک خاص انداز دیا پهرراستہ بنایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

عظمت والے رب نے ھرچیزکا اندازہ مقررکیاھے، اور تمام مخلوقات کی اس اندازے تک رھنمائی کی، یہ ھدایت عام ھے، یعنی اس نے ھرمخلوق کی اس چیزکی طرف رھنمائی کردی ھے جو اس کے لیے بہتر اور مفیدھو دنیاوی نعمتیں اس مذکورہ ہدایت کے زمرہ میں شامل ہیں، مفسرین فرماتے ہیں کہ افادہ عام کے مدنظر یہاں مفعول کو حذف کردیا گیا ہے یعنی مخلوق اور حیوانات جیساکہ وہ ھونے چاھیے پیدا کیا اور ان کی ان کے کاموں اور ذمہ داریوں کی طرف رھنمائی فرمائی اور ان کو ان کے کام سکھا دیے، (روح المعانی : 104/30) اور (التسھیل: 193/4 کی طرف رجوع کیاجائے)

ھدایت کی متعدد قسمیں ھیں:

1 - ھدایت تکوینی یا طبعی:یہ جسم کے تمام اندرونی اور بیرونی اعضاء، پودوں اور جانوروں کے جسموں کا احاطہ کرتی ھے-

2 - ھدایت غریزی: یہ حیوانات کے لیے مخصوص ھے، جن میں حسب مراتب کچھ ارادہ، فھم اور شعور واضح اور موجود ھے-

3 - ھدایت فطری : اس قسم کی ھدایت غریزی ہدایت سے زیادہ کامل تر صورت ہے جو زندگی کےراستوں میں عقل و تدبرکا پھلا دریچہ ھے، جو انسانی ذھن میں کھلتاھے .

4 - آزاد اور خودمختارفکری رھنمائی:جو نظری مسائل تک پھنچنے کے لیے فطری ، محسوس اور بدیھی ترتیب دریافت کرتی ہے-

5 - ھدایت وحی ونبوت (تشریعی) : یہ ھدایت ، گذشتہ ھدایتوں کی تکمیل کرنے والی ہے اور عقل کو راہ راست پہ رکھنے کے لیے اعلیٰ مرتبے کی ہدایت ہے (قرآن اور تفسیر فرقان سے انتخاب)-

وَالَّذِيٓ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰىۙ۝۴	اور وہ جس نے چارہ اگایا

اور جس نے آسمان سے پانی برسایا، جس کے ذریعے مختلف نباتات اور بہت سی سرسبز گھاس اُگائی، کہ لوگ اور ان کے مویشی اور تمام حیوانات اس سے کھاتے ھیں .

"الۡمَرۡعٰى "چراگاہ وہ جگہ جھاں جانور چرتے ھیں، تازہ اور خشک گھاس سے ، اگرچہ آیت مبارکہ میں لفظ "مرعی" استعمال ھواھے جس کا اطلاق چوپائیوں کے چارے پرھوتاھے، لیکن اس عبارت کے سیاق سے معلوم ھوتاھے کہ اس سے مراد صرف چارہ نہیں ھے، بلکہ وہ تمام قسم کی نباتات ھیں جو زمین سے اگتی ھیں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ۵	پھرکردیا اس کو خشک سیاھی مائل

پھر اس کے بعد اس مدت کو پورا کردیا جو مدّت تروتازہ رھنے کے لیے ھمارے رب عظیم نے مقررکی تھی، وہ مدت ختم کردی "فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی " پھر اس کو خشک اورسیاھی مائل کردیا، یعنی اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا۔

یہ تنبیہ انسان کے لیے بھی ھے کہ ھمیشہ جوان اور شاداب نہیں رھے گا۔

مذکور بالا پانچ آیات میں سے: پھلی آیت میں الله تعالی کے نام کی تنزیہ اور تقدیس شامل ھے، اور بعد والی چار آیات الله تعالی کی تعریف اور اوصاف سے متعلق ھیں، تاکہ الله تعالی کے نام کی تعظیم اور اس کی مبارک ذات کی عظمت ہو، اور شریک ، ھمسر، اور اولاد سے اس کی پاکی کا اظھار ھو وغیرہ۔

اسی طرح الله تعالٰی نےاپنی قدرت اور وحدانیت کے دلائل ذکر کرنے کے بعد اپنے نبی پر اپنے فضل وکرم کا ذکرکیا اور فرمایا۔

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ۶	ھم تمھیں پڑھا دیں گے پھر تم بھولو گے نہیں

جو کتاب آپ پروحی کی صورت میں نازل کی، اس کی حفاظت کریں گے اور اس کوآپ کے دل میں جگہ دیں گے اور آپ نہ بھولیں گے، ھدایت کے معاملے میں کوئی کمی بیشی نہیں دیکھوگے ، کیونکہ ھم یہ ھدایت آپ کو حالات و واقعات کے مطابق سناتے ھیں، جیسا کہ جملہ:"فَلَا تَنۡسٰۤی " سے بھلا نہ سکوگے،

یعنی بھول جانے اور فراموش ھونے کا خوف نہ کیاکرو، کیونکہ ھم آپ کو یہ ھدایت اس طرح دیں گے کہ آپ اسے بھول نہ پائیں گے۔

یہ الله تعالی کا اپنے فرستادہ رسول کے لیے وعدہ ھے جوکچھ سیکھ گئے ھیں وہ بھولیں گے نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ھمارے رب کی طرف سے وعدہ اور خوشخبری ھے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے لیے اس بنیا د پرکہ رب جو علم اسے عطاکرے گا تو رسول صلی الله علیہ وسلم اس کو فراموش نہیں کریں گے، اس کے علاوہ اس مبارک آیت میں حضرت محمدصلی الله علیہ وسلم کا معجزہ بھی شامل ھے، اس لیے کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، پڑھائی اور لکھائی سے واقف نہیں تھے، اس کے باوجود جبرئیل علیہ السلام جو کچھ ان پر تلاوت کرتے آپ بھولتے نہیں تھے، اور یہ حقیقت ہےکہ آپ صلی الله علیہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

وسلم نے اس عظیم کتاب کو سیکھا اور دھرائے بغیر حفظ کرلیا اور اسے فراموش نهیں کیا، یه آپ صلی الله علیه وسلم کی نبوت کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل هے، وعده کیا گیاهے که جو کچھ ان پر پڑھا جائے گا وه اسے فراموش نهیں کریں گے، (مختصر : 630/3).

آیت کا شان نزول:

جب جبرئیل علیه السلام رسول الله صلی الله علیه وسلم پروحی نازل فرماتے تو جبرئیل آخری آیت کی تلاوت سے فارغ نهیں هوتے که نبی صلی الله علیه وسلم پهلی آیت کی تلاوت شروع کرتے، تاکه آپ وه بهول نه جائیں، پهر یه آیت نازل هوئی اور الله تعالی نے قرآن کی تلاوت اپنے نبی پرالهام کردی، اور ان کو اسے بهول جانے سے حفاظت میں رکها ۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا یَخۡفٰیؕ ○	مگرجو الله چاهے، یقینًا وه کهلی بات کو جانتاهے اور اس بات کو بهی جوچهپی هوتی هے

(مگر جس چیزکی حکمت الهی متقاضی هو اس کو فراموش کروگے)

همارا رب هرظاهر اور پوشیده چیزکو جانتاهے ، اور اپنے بندوں کی مصلحت کوبهی جانتاهے ، اس بناپر جو کچھ چاهتاهے شریعت کے عنوان پر اسے مقرر کردیتاهے،اور اس کا حکم صادر فرماتاهے، مفسرین اس عبارت یعنی : "یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا یَخۡفٰی "کی تفسیر میں فرماتے هیں که : الله تعالی بندے کی قرات اور گفتگو میں سے جو کچھ وه بنده ظاهرکرتا یاچهپاتاهے باخبرهے، بندوں کے برعکس که وه پوشیده اور مخفی کاموں سے بے خبرهوتےهیں، الله تعالی نے اس آیت کی ابتدا میں لفظ :"الۡجَهۡرَ" (ظاهراور آشکارا) کا ذکر فرمایا اورپهر لفظ "یَخۡفٰی" (پوشیده)اس کی وجه یه هے که اپنے بندوں کو سمجهادیا که: جس طرح وه جهری اور ظاهری چیزکو جانتاهے، اسی طرح سرّی اور پوشیده کو بهی جانتاهے، تاکه ان کویقین هوکه الله تعالی ظاهر او باطن کا علم رکهتاهے ۔

وَنُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰیۚ ۸ ○	هم آپ کو ساده اور آسان شریعت کے لیے تیار کریں گے

(c) ketabton.com: The Digital Library

یعنی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرنیک عمل انجام دینا آسان کردیں گے، اور وحی کو آسان بنادیں گے اس طرح کہ آپ اس کو آسانی کے ساتھ یادکریں گے ، اور اس پر عمل کریں گے، سھل اور آسان راستہ یعنی: کسی بھی نقصان سے دور جو کہ اسلامی شریعت ھے ، کہ سھل اورآسانی پر اس کی بنیاد رکھی گئی ھے ۔

جیساکہ اللہ تعالی فرماتاھے: "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ○ " ترجمہ: اور تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی ۔

اس آیت میں اللہ تعالی اپنے رسول سے فرماتے ھیں کہ نہ صرف تمھارا دین اور شریعت تمام ادیان سے آسان ھے، بلکہ ھرچیز تمھارے لیے آسان بنادیں گے ، دوسرے لفظوں میں ھم تبلیغ اور رھنمائی کو آسان کردیں گے اور آپ کو بھی تیارکریں گے کہ اس کام کو بخوبی انجام دیں اور تبلیغ کریں، تو جب یہ معاملہ ھے ،تو آپ کا کام واضح ھے، اور یہ بھی ایک اچھی خبرھے کہ عظیم رب اپنےپیغمبر کے تمام کاموں کو آسان بنائے گا، اور اس کی شریعت کو بھی آسان اور سادہ بنائے گا۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ○	لھذا تم نصیحت کیے جاؤ، اگر نصیحت کا فائدہ ھو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ھیں کہ: شریعت الٰہی اور اس کی آیات کے مطابق نصیحت کریں، اگر نصیحت قابل قبول واقع ھو، آپ وعظ ونصیحت کیجیے اگر کوئی سنتا ہے، اور نصیحت کرنے سے نصیحت کے تمام مقاصد پورے ہوتے ھوں، یا بعض آپ نصیحت ہر حال میں جاری رکھیں۔

اس آیت کا مفھوم یہ نکلتاھے کہ اگر نصیحت کرنا فائدہ مند نہ ھو، یعنی کہ اس نصیحت کرنے سے شراور بُرائی میں اضافہ ھو، یاخیر اور اچھائی میں کمی ھو تو اس صورت میں نصیحت نہیں کرنی چاھیے، نصیحت کرنا لوگوں کو دوگروھوں میں تقسیم کرتاھے، ایک وہ لوگ جو فائدہ حاصل کرتے ھیں اور دوسرا وہ لوگ جو فائدہ حاصل نہیں کرتے، جو لوگ نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ھیں یہ وہ لوگ ہیں جو رب عظیم سے ڈرتے ھیں، اس کی سزا سے ڈرتے ہیں اور ان کاموں سے دوری اختیارکریں جو ھمارے رب با عظمت کو ناپسند ہیں، اور اچھے اعمال انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

عالم اسلام کے مشھور مفسر ابن کثیر فرماتے ھیں: یھاں سے علم اور دانستگی کی اشاعت کاطریقہ اور آداب لیاجاتاھے، اس کا مطلب یہ ھے کہ نا اھل اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

ناشائسته لوگوں کے سامنے اس کو بیان نه کیاجائے، حضرت علی رضی الله عنه کے کھنے کے مطابق که : "ایسی بات لوگوں سے نه کھی جائے که ان کی عقل اس کو سمجھنے کی صلاحیت نه رکھتی ھو، کیونکه یه کام بعض لوگوں کے لیے فتنے کا سبب بنے گا" اور فرمایا: "لوگوں سے اس انداز سےبات کرو که وہ سمجھ سکیں، کیا تم پسند کروگے کہ لوگ خدا اور پیغمبر کو جھٹلائیں" (مختصر: 630/3)-

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠	جوشخص (همارے رب عظیم سے) ڈرتاھے وہ تو نصیحت قبول کرے گا

یعنی: جوشخص الله پر ایمان رکھتاھو اور اس کے غضب وقھرسے ڈرتا اور خوف رکھتاھو نصیحت پکڑے گا۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١	اور برا بدبخت اس سے دور رھے گا

اور جو لوگ اس وعظ ونصیحت سے فائدہ نھیں اٹھائیں گے، وہ بدبخت ترین لوگ ھیں جو سب سے بڑی آگ میں ھونگے اور اس میں جلیں گے۔

"الْاَشْقَى " وہ کافر ومنکر جو الله کی شریعت اور قرآن سے نصیحت حاصل نھیں کرتے۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢	وہ شخص جو بڑی آگ میں داخل ھوگا

یعنی: اس خوفناک اور انتھائی دردناک آگ میں جو جھنم کی آگ ھے، وہ آگ جو دنیا کی آگ سے ستر (70)گنا زیادہ جلاتی ھے ۔

حدیث مبارکه میں ھے که:"نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ»، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا" (بخاری: 3265 و مسلم: 2843) ترجمه: "رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمھاری آگ جھنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ھلاکت خیزی میں) ستروان حصه ھے، کسی نے پوچھا : یارسول الله! یه ھماری دنیاکی آگ کافی نھیں ھے؟ آپ نے فرمایا: دنیاکی آگ کے مقابلے میں جھنم کی آگ انھترگناہ بڑھ کر ھے"۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

مفسرحسن فرماتاھے: "نارٌ کبری" یعنی آخرت کی آگ ، "نارٌ صُغری" دنیاکی آگ۔

ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰىؕ‏ ۱۳	پھر وھاں نه وه مرےگا اور نه جیے گا

وه لوگ وهاں دردناک عذاب سے دوچار هوں گے که کسی بهی قسم کا سکون اور راحت نهیں دیکھیں گے، یهاں تک که وه لوگ موت کی خواهش کریں گے مگر ان کو موت بهی نهیں آئے گی۔

واقعی !انسان کے لیے زندگی کا وه دن سب سے مشکل هوتاهے جب انسان کو زندگی کی صورت میں کوئی امید نه هو، اور نه ہی اسےموت آئے جو اسے مکمل طور پر فنا کردے۔

جیسا که همارا رب فرماتا ہے: "لَا يُقۡضٰى عَلَيۡهِمۡ فَيَمُوۡتُوۡا وَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ مِّنۡ عَذَابِهَا۝" ترجمه: "نه مریں گے اور نه ان کےعذاب میں کمی آئے گی".

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰىۙ‏ ۱۴	به تحقیق فلاح پاگیا وه جس نے (کفراور گناهوں سے) پاکیزگی اختیارکی

جس نے خود کو کفر اورگناهوں سے پاک رکھا، اور خود کو شرک کرنے ، ظلم اور غلط رویوں سے پاک رکھا یقیناً وه کامیاب هے۔

"اَفۡلَحَ " فلاح پائی، دوزخ کی آگ سے نجات پائی، اور جنت میں داخل هوا .

"مَنۡ تَزَكّٰى " وه شخص جس نے کفراور شرک سے خلاصی کے بعد اپنے آپ کو ایمان اور اعمال صالحه کے ذریعے پاک کیا، اور زکوة ادا کرکے بخل سے دوری اختیارکی۔

"تزکیه" دراصل اس کا معنی نمو بڑھنے اور ترقی کرنے کا هے، اسی طرح تزکیه به معنی تطهیر اور پاکی کے بهی هے۔

ہم یوں کہہ سکتے ہیں که: تزکیه یه هے که ایمان کفر یہ عقیدے کے فساد سے اور نفس اخلاق کے فساد سےاور اعضاء فاسد رویے سے پاک هوں، اور زکات جو روح کی پاکی کے لیے هے لالچ اور بخل سے پاک هو، اس مال سے بهی جو محروموں کے حقوق هیں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرآن کریم گیاره قسموں کے بعد فرماتاهے: اس سب چیزوں کی قسم جس نے اپنے نفس کو پاک کیا کامیاب رہا، اور جس نے اپنے نفس کو آلوده کیا (الله تعالی کے لطف ومهربانی سے)محروم هوا، قرآن کریم نے پیامبروں کا مقصد تزکیه اور لوگوں کی تربیت قرار دیاهے ۔

"تَزَكّٰى " زکوة سے مشتق هے پاک کرنے کی معنی میں هے، مال کی زکوة اس لیے زکات کهاگیا که باقی مال کو انسان کے لیے پاک کردیتاهے، یهاں لفظ " تَزَكّٰى " عام هے، یه تزکیه ایمان اور اخلاق دونوں کو شامل هے، اوراسی طرح مال کی زکات کوبهی، تزکیه تک پهنچنےکے لیے مفسرین نے دومراحل تجویز کیے هیں:

1 - نفس کو برائیوں سے پاک کرنا، یعنی دل کو برے اخلاق سے پاک کرنا، اور گناهوں سے بچنا، اس عمل کو تصفیه اور تخلیه بهی کهتے هیں۔

2 - نفس کی دیکھ بهال اور تکمیل کرنا حصول علوم ومعارف ، فضائل ، اچهے اخلاق ، اور نیک انجام کے ساتھ، اس عمل کو تحلیه بهی کهتے هیں ، یعنی: دیکھ بهال اور مکمل ، مزیّن کرنا، لیکن تخلیه اور تحلیه سے پهلے انسان کو اپنے کمزور نکات کو پهچاننا چاهیے۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ ۝۱۵	اور اپنے رب کا نام ذکرکرتارها اور نماز پڑھتا رها

اپنے رب کے ذکر میں مشغول هوجائے اور اس کا دل اس کے ذکر سے مانوس هو، ایسا شخص ایسا عمل انجام دے گا، جو رب کو خوش کرے گا، خاص طور پر نماز ادا کرے گا، که نماز ایمان کا ترازو هے، بعض مفسرین ایسے هیں جو "تَزَكّٰى ، فَصَلّٰى " کی تفسیرمیں کهتے هیں: " زکوة فطر دیتے هیں، اور عید کی نماز پڑهتے هیں" حالانکه یه مفهوم بهی شامل ہے، لیکن آیت کا معنی صرف یهی نهیں هے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶	بلکه تم دنیاکی زندگی کو ترجیح دیتے هو

یعنی اس دنیاکی ناپسند اور ختم هونے والی نعمت کو اختیار کرتے هو، اور آخرت کوچهوڑ دیتے هو، تمهاری ساری فکر، عقل اور دهان دنیا اور اس کی فلاح وبهود اور راحت وفائدے اور لذتوں کی طرف ہے، اور سمجهتے هو که تمام حقیقی فائدے یهی هیں، جو یهاں حاصل هوتے هیں؟ اگر یهاں کسی چیز

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے محروم ہوجاؤ تو سمجھتے ہو کہ یہی حقیقی نقصان ہے جس سے دوچار ہوئے ہو، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتاھےکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ہر جلد حاصل ہونے والی چیز کی تلاش میں کوشش کرتے ہیں، جبکہ آنے والے وقتوں میں جس چیز کے ملنے کا وعدہ ھے اس سے چشم پوشی کرتے ہیں ۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؁١٧	حالانکه آخرت بهتراور باقی رهنے والی هے

اس آیت میں الله فرماتا ہے: که آخرت دنیا کے مقابلے میں ہرلحاظ سے بہتر اور باقی رهنے والی هے، کیونکه آخرت همیشه رهنے والی اور بقا کا گھر هے، جبکہ دنیا فنا اور نابود ہونے والی هے ، تو عاقل مؤمن بهترکوچھوڑ کر بدتر کو اختیارنہیں کرتا،اور همیشه والے سکون اور راحت کو عارضی خوشیوں اور لذتوں کی وجه سے هاتھ سے جانے نہیں دیتا، اس لیے دنیاکی محبت اور اسے آخرت پرترجیح دینا هرغلطی کی جڑھے، ابن مسعود رضی الله عنه نے اس آیت کو پڑھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: تمهیں معلوم هے کیوں هم نے دنیا کو آخرت پرترجیح دی؟ انهوں نے کہا: نہیں، فرمایا، کیونکه دنیا همیں کھانا، پینا، عورتیں، لذتیں اور تفریح نقدًا سستے میں دے دیتی هے، اور آخرت هماری نظروں سے اوجهل اور پوشیده هے، توپهر هم نے عاجل کو پسند کرکے آجل کو چھوڑدیا، (تفسیرخازن: 234/4)۔

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ؁١٨	بیشک یه بات یقینًا پهلے صحیفوں میں هے

وه تمام مضامین، اچھی باتیں، اور اچھی خبریں جو اس سوره مبارکه میں بیان کی گئی هیں اس آسمانی کتاب تک منحصر نہیں هے، بلکه سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی بیان کی گئی تھیں، جن میں ابراهیم اور موسی علیهماالسلام کے صحیفے هیں، جو که محمد صلی الله علیه وسلم کی طرح سب سے بڑے اوالوالعزم پیغمبروں میں سے تھے، پس یه وه فرامین هیں جو هرشریعت میں آئے هیں ، اس لیے کہ یہ احکام دونوں جهانوں کے منافع سے متعلق هیں اور یه اوامر هر وقت اور هرجگه انسانوں کو اصلاح ومنفعت فراهم کرتے هے ۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ؁١٩	ابراهیم اور موسی علیهما السلام کے صحیفے

دس صحیفے هیں ابراهیم علیه السلام کے اور تورات موسی علیه السلام کی هے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"صُحُف " پهلے والے صحف کا بدل هے، یه آیت اس حقیقت کی طرف اشاره کرتی هے که آسمانی ادیان کے بنیادی مضامین اور عمومی اصول سب ایک هیں، اور ایک هی مأخذ سے مأخوذ هیں البتہ صرف تعلیمات اور احکامات میں فرق هواهے، جس کی وجه وقت کا مختلف ہونا ہے اور دوسرا یہ کہ انسانی ترقی بھی اس کی متقاضی ہے، (تفسیر نور مصطفی خرمدل).

ملاحظہ :

یه قرآن کریم میں دوسری جگه هے جهاں موسی اور ابراهیم علیهما السلام کے صحیفوں کی طرف اشاره هواهے، اس سے پهلے "سوره نجم کی آیات : 36-37" میں اس طرف اشاره هواهے .

صحف ابراهیمی کے موضوعات اور مضامین

آجری نے حضرت ابوذر غفاری سےروایت کیاهے که اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سوال کیا: ابراهیم علیه السلام کے صحیفے کیسے اور کیاتھے؟ آپ صلی الله علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اس میں عبرت کی مثالیں بیان کی گئی تهیں، ایک مثال میں ایک ظالم بادشاه کو مخاطب کیاگیاهے که : اے لوگوں پر غلبه پانے والے، مغرور اور متکبر، میں نے تجھے بادشاهت اس لیے نهیں دی که تو دنیا میں دولت پر دولت جمع کرے، بادشاهت اس لیے دی که تو کسی مظلوم کو بے یارومددگار نه چھوڑے که اس کی فریاد مجھ تک پهنچے، کیونکه یه میرا قانون هے که میں کسی مظلوم کی پکار کو بے نوا نهیں چھوڑوں گا، چاهے وه کافر کی زبان سے هی کیوں نه نکلے .

دوسری مثال میں عوام الناس کو مخاطب کیاگیاهے که عقلمند آدمی کا کام یه هے که وه اپنے اوقات تین حصوں میں تقسیم کرے گا: (1) ایک وقت الله تعالی کی عبادت اور اس کے دربار میں دعاؤں کے لیے، (2) دوسرا، اپنے اعمال کا محاسبه کرنا، اور الله تعالی کی عظمت، قدرت اور صنعت میں غور وفکر کرنا.

(3) تیسرا، ضروریات زندگی کا حصول اور فطری ضرورتوں کو پورا کرنا.

فرمایا: عقلمند آدمی کے لیے ضروری هے که اپنے زمانے کے حالات سے باخبر رهے، اور بامقصد کاموں میں مصروف رهے، اپنی زبان کو اپنے قبضے میں رکھے، جو شخص اپنے قول اور فعل کو شمار میں رکھے گا، اس کی زبان کم اور صرف ضروری کاموں میں ہی استعمال ہوگی.

(c) ketabton.com: The Digital Library

حضرت موسی کے صحیفوں کے موضوعات

حضرت ابوذر فرماتے ھیں: پھرمیں نے پوچھا موسی علیه السلام کے صحیفوں میں کیاتھا؟ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں صرف عبرت تھی جس میں سے کچھ مندرجه ذیل ھیں: میں تعجب کرتاھوں ایسے بندے پر جس کومرنے پر یقین ھو، لیکن پھر بھی اس کا دل خوشیوں سے وابسته ھو، اور تعجب کرتاھوں اس پر جس کو تقدیر پر ایمان ھو، لیکن پھربھی بے بس اورمایوس ھو، اور تعجب کرتاھوں اس پر جس کو آخرت کے حساب وکتاب کا یقین ھو، لیکن پھربھی عمل سے ھاتھ کھینچ لیے۔

حضرت ابوذر فرماتے ھیں، پھر میں نے پوچھا: کیا جو وحی آپ پر نازل ھوتی ھے اس میں ان صحیفوں میں سے کچھ آیاھے ؟ توفرمایا: اے ابوذر ! ان آیات کی تلاوت کرو: "قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ۱۴ وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۱۵ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا ۱۶ وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی ۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ۱۸ صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ "(قرطبی).

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم

یه کهنا ضروری ھے که جو شخص تمام دیگر آسمانی کتابوں (تورات ، انجیل، زبور ، صحف ابراھیم اور صحف موسی) پرایمان نه لائے، اس کا ایمان قابل قبول نهیں ھے، اور وه مسلمان نهیں کهلائے گا ۔

آسمانی کتابوں پر ایمان واجب ھونے کی دلیل

تمام آسمانی کتابوں پر ایمان کے وجوب کا حکم الله تعالیٰ کا یہ فرمان ھے: " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ۱۳۶ "(سوره نساء :136) ترجمه: "مومنو ! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر (آخرالزماں) پر نازل کی ھے اور جو کتابیں اس سے پهلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ، اور جوشخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روزِقیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا"

اس آیت میں الله تعالی اپنے نیک بندوں کو حکم کرتا ھے که: الله تعالی اور اس کے رسول محمد صلی الله علیه وسلم اور ان پر نازل شده کتاب جو که پهلے تمام کتابوں کو شامل ھے جیسے: تورات ، انجیل اور زبور پر ایمان لائیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھر آیت کے آخرمیں بیان کرتاھے که کوئی بھی ایمان کے ارکان میں سے کسی ایک پر کفر کرے تو وہ بھت دورکی گمراھی میں مبتلاھے اور سید ھے راستے سے بھٹک گیاھے ۔

پھر تمام کتابوں پر ایمان کے بیان میں الله تعالی اپنے مؤمن بندوں کو حکم کرتاھے، که اھل کتاب کو مخاطب کر کے اس طرح کھو کہ: " قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَمَآ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ‌ۖ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝١٣٦ " (سوره بقره : 136)

ترجمه:" (مسلمانو) کھوکه ھم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ھم پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراھیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ھوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسی اور عیسی کو عطا ھوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پرایمان لائے) ھم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں بھی کچھ فرق نھیں کرتے، اور ھم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ھیں"

یه آیت مؤمنوں کے ایمان کو جو کچھ الله نے اپنے رسول صلی الله علیه وسلم کے ذریعے نازل کیاھے شامل ھے اور جوکچھ انبیاء سے متعلق آیت میں ذکر ھواھے اور جوکچھ باقی انبیاء پر نازل ھواھے سب کو شامل ھے، اور وہ ان پیغمبروں پر ایمان میں کسی قسم کا بھی فرق نھیں کرتے، اور تمام انبیاءپر اور ان پر جوکتابیں ترتیب وار نازل ھوئی ھیں رب کی طرف سے سب پر ایمان لاتے ھیں ۔

اس لیے قرآن کریم کی صریح آیات کے مطابق، جو شخص ان آسمانی کتابوں پر جو قرآن کریم سے پھلے نازل ھوئی ھیں ایمان نھیں لاتا وہ کافر ھے، کیونکه دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان نه لانے کا مطلب ھے خداکی آیتوں کا جھٹلانا جو دوسرے پیغمبروں سے متعلق ھیں، جبکه الله کے تمام پیغمبر حق پر ھیں اور الله تعالی کی طرف سے انسانوں کے رھنمائی کے لیے بھیجے گئے ھیں، ان میں سے بعض انبیاء آسمانی کتاب کے حامل تھے۔

ضروری اور جاننے کے قابل نکات

سب سے پھلے: ایک مسلمان کوجاننا چاھیے که قرآن کریم کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں تحریف ، تغییر اور تبدیلی ھوئی ھے، کیونکه خداعزوجل قرآن کریم میں اس تحریف، تغییراور تبدیلی کے بارے میں جو اھل کتاب نے نازل شدہ کتابوں میں کی تھیں خبر دی ہے، یھودیوں کے بارے میں الله تعالی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کا ارشاد ھے: "اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝٧٥ " (سوره بقره : 75) ترجمه:"(مؤمنو) کیا تم امید رکھتے ھو که یه لوگ تمهارے (دین کے) قائل هوجائینگے (حالانکه) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے "

اورفرماتا ھے: "مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ " (سوره نساء : 46) ترجمه: " اور یه جو یهودی هیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی هیں که کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے هیں "

نصاری کے بارے میں الله تعالی کا ارشاد ھے: " وَمِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَهُمۡ فَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ ۝ فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۝ وَسَوۡفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝١٤ يٰۤـاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ۝" سوره مائده: 14-15) ترجمه: " اورجو لوگ کهتے هیں که هم نصاری هیں هم نے اُن سے بھی عهد لیا تھا مگر انهوں نے بھی اس نصیحت کا جو ان کو کی گئی تھی ایک حصّه فراموش کردیا تو هم نے ان میں باهم قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینه ڈال دیا، اورجو کچھ وه کرتے رهے خدا عنقریب اُن کواس سے آگاه کرے گا (14) اے اهل کتاب تمهارے پاس همارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے هیں که جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وه اس میں سے بهت کچھ تمهیں کھول کھول کر بتادیتے هیں اور تمهارے بهت سے قصور معاف کردیتے هیں "

آیات سے معلوم هوتاھے که یهود اور نصاری نے ان پر نازل هونے والے کتابوں میں تحریف کی ، اور یه تحریف کبھی اضافه کرکے اور کبھی کمی کرکے کی گئی ھے، اور ان کتابوں میں اضافه کی دلیل الله تعالی کا یه فرمان ھے: "فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۝ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۝ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ۝٧٩ " (سوره بقره : 79)

ترجمه:" تو اُن لوگوں پر افسوس ھے جو اپنے هاتھ سے کتاب لکھتے هیں اور کهتے هیں که یه خدا کے پاس سے (آئی) ھے تا که اس کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کریں، اُن پر افسوس ھے اس لیے که اپنے هاتھ سے لکھتے هیں اور پھر اُن پر افسوس ھے کہ ایسے کام کرتے هیں "

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور ان کتابوں میں کمی کی دلیل رب تعالی کا یه فرمان هے: "يَآَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ۞ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ۞" (سوره مائده : 15) ترجمه: "اے اهل کتاب تمهارے پاس همارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے هیں که جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وه اس میں سے بهت کچھ تمهیں کھول کھول کر بتادیتے هیں اور تمهارے بهت سے قصور معاف کردیتے هیں، بیشک تمهارے پاس خداکی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی هے "

اور فرماتاهے: "قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ الَّذِىۡ جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰى نُوۡرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ تُبۡدُوۡنَهَا وَتُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا۞ " سوره انعام : 91) ترجمه: " کهوکه جو کتاب موسی لے کر آئے تھے اُسے کس نے نازل کیا تھا، جو لوگوں کے لیے نور اور هدایت تھی اور جسے تم نے علیحده علیحده اوراق (پرنقل) کر رکھاهے ان کو تو ظاهر کرتے هو اور اکثر کو چھپاتے هو"

لیکن قرآن کریم ان تحریفات اور تبدیلیوں سے جو پهلے کتابوں میں هوئی تهیں محفوظ اور سالم هے، رب تعالی نے اسے محفوظ رکھاهے، اور وهی اس کی حفاظت کرے گا، جیسا که وه خود اس کی خبر دیتاهے: "اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۞ " (سورة الحجر: 9) ترجمه: "بیشک یه (کتاب) نصیحت هم هی نے اُتاری هے اور هم هی اس کے نگهبان هیں"

ثانیًا: اسے معلوم هوناچاهیے که قرآن سے پهلے کتابوں پر ایمان کیسے لایاجائے، اور وه اس طرح هے:

1 - اس بات کی پخته تصدیق که یه سب الله تعالی کی طرف سے نازل هوئی هیں، اور الله کا کلام هے، اور جس طرح الله تعالی کے لیے لائق هے اور جسے چاها اس سے بات کی ، الله تعالی فرماتے هیں: "اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ۞ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُؕ۞ نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ۞ مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ۞ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ۞ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ۞ " (آل عمران: 2-4) ترجمه: "خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زنده همیشہ رہنے والا۔ اس نے (اے محمدؐ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرتی ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل نازل کی۔ (یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے (تورات اور انجیل اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کردینے والا (ہے) نازل کیا۔ جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔"

الله تعالی مطلع فرماتے هیں که یه کتابیں: توریت ، انجیل ، اور قرآن اس کی پاس سے آئی هیں اور یه اس بات کی دلیل هے که الله نے ان انبیاء سے کلام فرمایاهے اور اس کا آغاز اس الله کی ذات پاک سے هی هوا هے اور اس کے غیر سے نهیں، اسی وجه سے آیت کے آخرمیں وعید دیتاهے که جس شخص نے خدا تعالی کی آیات کا انکارکیا وه عذاب شدید میں مبتلا هوگا ۔

2 - یه عقیده رکھنا که الله تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی هیں، اور ان میں باہم کوئی تناقض اور تعارض نهیں هے، جیساکه الله تعالی قرآن کریم میں فرماتاهے : " وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ " (سوره مائده : 48) ترجمه: "اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر مشتمل یا نگران ہے"

انجیل کے متعلق فرماتاهے : "وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ " (سوره مائده: 46) ترجمه: "اور اُن کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلے ہے تصدیق کرتی ہے"

ان کتابوں پر ایمان واجب هے ، الله تعالی کی کتابیں تمام قسم کے تناقضات اور تعارضات سے پاک هیں، مخلوق کی کتابوں کے مقابلے میں الله تعالی کی کتابوں کی سب سے بڑی خصوصیات یہی هیں، کیونکه لوگوں کی کتابوں میں نقص ، خلل اور تعارض موجود هے جبکہ الله کی کتب ان عیوب سے پاک ہیں، جیساکه الله تعالی قرآن کریم کی صفت بیان کرتا هے:

"وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا ۝۸۲" (سوره نساء : 82) ترجمه: "اگر یہ خدا کے سوا کسی اور (کا کلام)ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے"

3 - یه پخته عقیده رکھنا که وه تمام کتابیں اور صحیفے جو الله تعالی نے رسولوں پر نازل فرمائے قرآن کریم کےذریعے سے منسوخ کردیے گئے

(c) ketabton.com: The Digital Library

هیں، جن اور انس اور پچھلی کتابوں کے پیروکاروں یا دوسروں میں سے کسی کے لیے یه جائز نهیں هے که وه قرآن کریم کے آنے کے بعد خدا کی عبادت کے علاوه کسی اور کی عبادت کرے، یا اس قرآن کے علاوه کسی اور کتاب پر فیصله کرے، اس مسئلے پر قرآن وسنت میں بهت دلائل هیں۔

الله تعالی فرماتاهے: "تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝۱ " (سوره فرقان: 1) ترجمہ: "وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا، تاکہ اہل جہاں کو ہدایت کرے۔"

اور فرماتاهے : "يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۶" (سوره مائده: 15- 16) ترجمه: "اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزمان) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر بتادیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کردیتے ہیں۔ بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ جس سے خدا اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے"

خدا تعالی اپنے پیغمبرکو حکم دیتاهے که اهل کتاب کے درمیان قرآن کے مطابق فیصله کریں : "فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ " (سوره مائده: 48) ترجمه: "تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا"

اور اسی طرح فرماتاهے: "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۝ " سوره مائده : 49) ترجمه: "اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔"

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور حدیث میں سے جابربن عبدالله کی روایت هے که عمر بن خطاب اهل کتاب کی ایک کتاب لے کر نبی کریم صلی الله علیه وسلم کے پاس آئے، اور اسے پڑھ کر نبی صلی الله علیه وسلم کو سنایا، پیغمبر صلی الله علیه وسلم غصے هوگئے اور فرمایا: " أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي " (مسند الإمام أحمد: 3 / 387، وكشف الأستار: 134، وشعب الإيمان للبيهقي: (177). وغيرهم وهو حديث حسن بمجموع طرقه) " ترجمه: "اے خطاب کے بیٹے! کیا اس میں تعجب کرتے هو؟ اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے ، میں تو اس دین کو روشن اور هرنقص سے پاک لایاهوں، تم ان سے کچھ پوچھو گے، اگروه تمهیں حق کی خبردیں تو تم اس کی تکذیب کرو گے، یا وه تمهیں باطل کی خبردیں جس کے تم تصدیق کردو گے، اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے اگر موسی علیه السلام زنده هوتے تو میرے پیروی کے سوا ان کے لیے کچھ اور راسته نه هوتا".

یه الله تعالی کی کتابوں کی مختصر سے بحث هے، اس پر ایمان لانا واجب هے، اور جو قرآن میں خاص طور پر مذکور هے.

سوم: سب سے اهم نکته یه هے کہ: توریت، بائبل اور دوسری کتابوں کی آیات سے واسطه پڑنے کی دوران هرمسلمان کو تین صورتوں کا سامنا کرنا پڑسکتاهے.

1 - وه آیت جو دیکھتا اورسنتاهے قرآن کی مخالف هے، (اس حالت میں اس کو جھٹلانا واجب ہے، کیونکه وه تحریف شده هے ، هم مسلمان ان تحریف کی هوئی آیات پر ایمان لانے پرمکلف نهیں هیں، اس لیے که وه تحریف شده آیات رب کی جانب سے نازل نهیں کی گئی ہیں، بلکه انسانوں کے ذریعے اس میں تغییر اور تبدیلی کی گئی هے، اس بنا پر ان کی تکذیب واجب هے) .

2 - وه آیت جو قرآن کی آیات کے مطابق هے اور اس کی تصدیق کرتی هے، (اس حالت میں چاهیے که اس پر ایمان لائے اور رب کی جانب سے اس کی نزول کی تصدیق کریں) .

3 - وه نهیں جانتا کہ تورات، انجیل وغیره کی وه آیت جو دیکھتا یا سنتاهے قرآن کی تصدیق کرتی هے یا اس کی مخالف هے، (اس صورت میں وه نه اس کی تصدیق کرے نه جھٹلائے) .

(c) ketabton.com: The Digital Library

آسمانی کتابوں کے احترام کا حکم

الله تعالی کی کتابوں پر ایمان بهت سے پهلوؤں پر مشتمل هے جو که نصوص کی واجب هونے، ان پر عقیده رکهنے اور ان کے اظهار کرنے پر دلالت کرتے هیں، تا که اسلام کے ارکان میں سے سب سے بڑا رکن ثابت ہوسکے اور وه یه هیں:

1 - اس بات کی پخته تصدیق که یه سب الله تعالی کی طرف سے نازل هوئی هیں، اور الله تعالی کا کلام هیں، اور الله تعالی اس کی حقیقت کو جس طرح اس کی شان کے لائق وزیبا هے، اور جس طرح چاهاهے ان انبیاءسے کلام کیا هے۔

2 - اس بات پر ایمان لاناکه وه سب الله تعالی کی خالص عبادت، اور جو کچھ خیر، هدایت، نور اور روشنی ہے اس کی طرف دعوت دیتے هیں۔

3 - اس بات پر ایمان لاناکه الله تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی هیں، اور ان میں کوئی تناقض اور تعارض نهیں هے۔

4 - یه پخته عقیده رکهنا که وه تمام کتابیں اور صحیفے جو خدا نے رسولوں پر نازل کیے ہیں قرآن کریم کے ذریعے سے سب منسوخ هوچکے هیں، جن اور انس اورپچهلی کتابوں کے پیرو کاروں یا دوسروں میں سے کسی کے لیے جائز نهیں هے که وه قرآن کریم کے آنے کے بعد خدا کی عبادت اس کے علاوه کسی اور طریقے پر کرے، یا اس کے بغیر کسی اورچیزپر فیصله کرے ، نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي" مسند أحمد (3 / 387)، وشعب الإيمان بيهقي (177)." ترجمه:" اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے اگر موسی علیه السلام زنده هوتا تو میری پیروی کے سوا کوئی چاره نه هوتا "۔

لهذا صرف وهی چیزجو قرآن کریم میں مذکور هے اس پر عمل کرنا واجب هے، لیکن جو کچھ سابقه آسمانی کتابوں میں هے اگر وه هماری شریعت کی خلاف هے تو خود بخود متروک هے اس وجه سے نہیں که وه باطل تها، ممکن هے وه اپنے زمانے میں حق تها، لیکن هم اس کے مکلف نهیں ، کیونکه هماری شریعت کے آنے کے ساتھ هی وه منسوخ هواهے، اگر هماری شریعت کے موافق هو تو لازمًا ایسا حق اور سچ هے که شریعت اسلام اس کے حق هونے پردلالت کرتی هے۔

5 - اس بات کا یقین رکهنا که سابقه کتابوں میں تحریف کی گئی هے، کیونکه خدا تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اهل کتاب نے ان پر نازل هونے

(c) ketabton.com: The Digital Library

والی کتابوں میں تحریف، تبدیلی اور تغییر کی ہے، الله تعالی یہود کے بارے میں فرماتاھے:"اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَکُمۡ وَقَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡہُ وَہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝۷۵ " (سورہ بقرہ : 75) ترجمہ:
"(مؤمنو) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمھارے (دین کے) قائل ھوجائینگے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے "

"مِنَ الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ " (سورہ نساء : 46) ترجمہ: " اور یہ جو یھودی ھیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ھیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ھیں "

اور الله تعالی نصاری کو مخاطب کرتاھے: یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ قَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمۡ کَثِیۡرًا مِّمَّا کُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ۝۱۵" سورہ مائدہ: 15) ترجمہ: "اے اھل کتاب تمھارے پاس ھمارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے ھیں کہ جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمھیں کھول کھول کر بتادیتے ھیں اور تمھارے بہت سے قصور معاف کردیتے ھیں"

اور فرمایا: "فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡہِمۡ ٭ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ لِیَشۡتَرُوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَوَیۡلٌ لَّہُمۡ مِّمَّا کَتَبَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ وَوَیۡلٌ لَّہُمۡ مِّمَّا یَکۡسِبُوۡنَ ۝۷۹ " (سورہ بقرہ: 79)

ترجمہ: " تو اُن لوگوں پر افسوس ھے جو اپنے ھاتھ سے کتاب لکھتے ھیں اور کہتے ھیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ھے تا کہ اس کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کریں، اُن پر افسوس ھے اس لیے کہ اپنے ھاتھ سے لکھتے ھیں اور پھر اُن پر افسوس ھے کہ ایسے کام کرتے ھیں "

یہ آیات دلالت کرتی ھیں کہ اھل کتاب نے اپنے اوپر نازل ھونے والی کتابوں میں تحریف کی تھی، اور یہ تحریف کبھی اضافہ کرکے اور کبھی گھٹاکر کی گئی ھے، لیکن قرآن کریم اس قسم کی تحریف اور تغیرسے محفوظ رھاھے ، خدا تعالی اس کی حفاظت اور نگرانی کرتاھے، جیساکہ وہ خود فرماتا ہے: "اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹ " (سورۃ الحجر: 9) ترجمہ: "بیشک یہ (کتاب) نصیحت ھم ھی نے اُتاری ھے اور ھم ھی اس کے نگھبان ھیں".

ابوعمر اور دارائی ابو حسن منتاب سے روایت کرتےھیں کہ انہوں نے کہا: " ایک دن میں قاضی ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق کے پاس تھا، ان سے کہاگیا:

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیوں اهل توریت کو تحریف کی اجازت دی گئی(یعنی موقع ملا یا ان کے لیے ممکن ہوا) لیکن اهل قرآن کو اس کی اجازت نہیں دی گئی؟ قاضی نے کہا: خدا عزوجل اهل توریت سے متعلق فرماتاهے: "بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ" (سوره مائده : 44) ترجمه: "کیونکہ وه کتاب خدا کے نگہبان مقرر کیے گئے تهے"

تو اس کی حفاظت ان کے سپرد کردی گئی؛ لهذا تبدیلی کا موقع کیوں دیاگیا یا ان کے لیے ممکن ہوا، اور قرآن کریم میں فرماتاهے: "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝۹ " (سورة الحجر: 9) ترجمه: "بیشک یه (کتاب) نصیحت هم هی نے اُتاری هے اور هم هی اس کے نگهبان هیں" تو اس میں تبدیلی کا موقع یا امکان نہیں ہے۔

اس نے کها : میں ابو عبدالله محاملی کی طرف گیا اور یه واقعه ان سےبیان کیا، تو انہوں نے کہا: میں نے اس سے زیاده خوبصورت بات نهیں سنی۔

قرآن کریم میں پچهلی کتابوں کا خلاصه اور سابقہ انبیاء کی شریعت کے اصول شامل هیں ، الله تعالی فرماتاهے: "وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ " (سوره مائده : 48) ترجمه: "اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر نگہبان ہے"

سوال: ممکن هے کوئی کهے: قرآن وسنت کے نصوص کے مطابق هرمسلمان پر واجب هے که تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے، اور ایمان لائے، لیکن دوسرے نصوص ان کتب کی تحریف هونے پر دلالت کرتے هیں، اس صورت میں، ایک مسلمان کیسے ان تحریف شده کتابوں پر ایمان لائے ؟

جواب: همیں مکمل یقین اور اطمینان هے که رب تعالی نے گذشته کتابوں میں جو کچھ اپنے انبیاء علیهم السلام پر نازل فرمایا تها وه هرقسم کی تحریف اور تبدیلی سے محفوظ تها، اور یہ حق هے کسی قسم کا شک وشبه اس میں نهیں هے، لیکن اس کا مطلب هرگز یه نهیں هے که اس وقت جوکچھ ان کتابوں میں درج هے اور اهل کتاب کے پاس هے اس کو هم قبول کریں، کیونکه یه کتب محرّف هیں، جس کیفیت کے ساتھ الله تعالی نے اپنے نبیوں پر نازل کی تهیں اس پر باقی نهیں هیں۔

جس توریت پر ایمان لانا واجب هے وه وهی کتاب هے جو موسی علیه السلام پر خدا تعالی نے نازل فرمائی تهی، نه وه کہ جو تحریف شده کتاب اهل کتاب کے پاس هے، جس انجیل پر ایمان لانا واجب هے یہ وه انجیل هے جو خدا نے

(c) ketabton.com: The Digital Library

عیسی علیه السلام پر نازل کی تھی، اور جس زبور پر ایمان لانا واجب هے تو وه وهی کتاب هے جسے خدا نے داؤد علیه السلام پر نازل فرمائی تھی نه وه تحریف شده زبور جس کو یهود نے تحریف کی ہے۔

تاهم ضروری نهیں هے که اس تحریف اور تبدیلی میں ان کی پوری کتاب شامل هو، ان کی کتابوں میں بهت سے ایسے مسائل هوسکتے هیں جو صحیح هوں، چنانچه یه کتب بعض اسماءالهی پر مشتمل هیں، اس لیے یه بهی نهیں کهه سکتے کہ تمام تورات ، انجیل اور زبور تحریف شده هیں اور انسان کی لکھی هوئی هیں ۔

تحریف شده کتابوں کے بارے میں اعتقاد

1 - جس چیز کو هم یقینی طور پر جان لیں که یہ الله تعالی کی طرف سے نازل هوئی هے اور اس میں تحریف اور تبدیلی نهیں هوئی هے، اس کی تصدیق کریں گے، مثلاً جس چیزکی تصدیق قرآن وسنت کرے هم یقیناً اس کی تصدیق کریں گے، کیونکه الله اور اس کے رسول نے اس کو بیان فرمایاهے، مثال کے طور پر : الله تعالی فرماتاهے: "أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝٣٦ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝٣٧ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝٣٨ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝٣٩ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝٤٠ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝٤١ " سوره نجم : 36 – 41) ترجمه: "کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اُن کی اس کو خبر نہیں پہنچی۔ اور ابراہیم علیہ السلام کی جنہوں نے (حق طاعت و رسالت) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔ پھر اُس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔"

اور فرماتاهے : "بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝١٧ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝١٨ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝١٩ " (سوره اعلی: 16- 19)

یا فرماتاهے : "كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝٩٣ " (سوره آل عمران: 93) ترجمہ: "بنی اسرائیل کے لیے (تورات کے نازل ہونے سے) پہلے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کرلی تھیں کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اُسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) "

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو مثال کے طورپر: ہم ایمان رکھتے ھیں کہ تمام انواع کے طعام اور کھانے توریت میں حلال تھے، اور جوکچھ بنی اسرائیل پر حرام ھوا وہ ان کے گناھوں کی وجه سے تھا، الله تعالی نے ذکرفرمایا که الله کا حکم توریت میں موجود تھا : "وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ " (سوره مائده 43) ترجمه: "اور یہ تم سے (اپنے مقدمات) کیونکر فیصل کرائیں گے۔ جب کہ خود ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں خدا حکم لکھا ہوا ہے"

2 - ہم جس چیزکو جان لیں که تحریف شده ھے اس سے انکار کرتے ھیں، وه چیزیں جن کا قرآن وسنت نے انکار کیا ھو ھم بھی یقینی طور پر انہیں ناقابل قبول سمجھ کر تکذیب کریں گے .

3 - جن چیزوں کی قرآن وسنت نے تصدیق یا تکذیب نھیں کی ھو، ھم بھی خاموشی اختیار کریں گے، یعنی نه تصدیق کریں گے نه ھی تکذیب، کیونکه اس میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ھے، جب تک که حقیقی دلائل اس کی تصدیق یا تردید کی نشاندھی نہ کریں توھم بھی تصدیق یا تردید میں اُن دلائل کے تابع ھونگے ، مثال کے طورپر قرآن کی آیات کے خلاف ھو، اگر احکام کی آیات ھو تو ھوسکتاھے که اس کے نسخ کی دلیل قرآن کی آیات کے ذریعے سے ھو، یا شاید محرف ھو، اگر آیاتِ احکام سے متعلق نھیں ھے تو یقینی طور پر اس کی تحریف ھونے پر دلیل ھوگی، کیونکه الله تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تایید کرتی ھیں، اور ان کے درمیان کوئی تناقض اور تعارض نھیں ھے، جیساکه الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے ھیں:" وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ " (سوره مائده : 48) ترجمه: اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پرمشتمل ہے"۔

انجیل کے متعلق فرماتے ھیں: "وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ "(سوره مائده : 46) ترجمه:

حضرت ابوھریره رضی الله عنه نے روایت کیاھے: "كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لأَهْلِ الإِسْلامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : لا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ، وَلا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا). (بخاري: 4485) "

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترجمه: "اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اورمسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یہ کہا کرو (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) یعنی ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے"۔

ان وضاحتوں سے هم پر یه بات ظاهر هوجاتی هے که توریت اور انجیل کی توهین جائز نهیں هے، اس لیے که هوسکتاهے که وه الله کے کلام پر مشتمل هوں، جیساکه اس میں الله تعالی کے بعض اسماء وصفات موجودهے۔

هیثمی اپنی کتاب "تحفة المحتاج " (178/1) میں کهتاهے : یه سچ هے که: توریت اور انجیل ایسی چیزیں هیں جن کی عدم تبدیلی کا گمان هے، کیونکه هم نے جو کچھ اپنی شریعت سے سیکھا هے وه ان سے مطابقت رکھتاهے".

خطیب شربینی نے بهی کها: هرغیر محترم چیزکے ساتھ استنجا جائز هے،قاضی عیاض نے توریت اور انجیل کے اوراق کے ساتھ استنجاء کرنے کو جائز کهاهے، لیکن ان کا یه کلام ان اوراق پر محمول هوتاهے (یا وه اوراق مراد هیں) جن کی تبدیلی یا تحریف کی صراحت هوتی هے، اور اس میں الله تعالی کے نام یا اس کےمشابه کوئی چیز نه هو (مغنی المحتاج :1/162- 163).

خرشی مالکی نے کتاب "مختصرخلیل" (63/8) میں کهاهے: الله تعالی کے اسماء اور انبیاء کےنام ان کے نام کے حرمت کی وجه سے مصحف کی طرح قابل احترام هیں .

حطاب مالکی نے کتاب "مواهب الجلیل : 1/ 287) میں کها : الله تعالی کے اسمائے گرامی کا احترام واجب هے ، اگرچه ایسی چیزوں پر لکھی گئی هو جن کی اهانت واجب هو، جیسے : تورات اور انجیل جو تحریف هوئے هوں، ان کو جلانا اور نابود کرنا جائز هے، لیکن ان کی توهین ان اسماء مبارکه کی موجودگی کی وجه سے جائزنهیں هے .

فقهی کتاب دائرة المعارف میں هے که : جمهور فقهانے توریت اور انجیل کے چهونے یا هاتھ لگانے کو بغیر طهارت کے جائز قرار دیاهے، سوائے امام ابوحنیفه رحمه الله کے انهوں نے کها: حائضه عورت اور جنبی آدمی کو توریت اور انجیل کی تلاوت کرنا مکروه هے، کیونکه وه سارے کا سارا کلام الله هے، سوائے ان چیزوں کے جو تحریف شده ہیں، اور جو چیزیں تحریف شده هیں وه غیر معین هیں (الموسوعة الفقهية) ، (رد المحتار على الدر المختار : 190/1) اور (الفتاوى الهنديه : 39/1) .

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی کتاب میں لکھاھے کہ : فقہاء کا اس بات پر اتفاق ھے کہ حروف کی حرمت کی وجہ سے قابل احترام اشیاءسے استنجا کرنا جائز نہیں ہے مثلاً جن کتابوں میں اللہ تعالی کا ذکر ھے ، جیسے: حدیث ، فقہ ۔

لیکن غیر محترم کتابوں کے بارے میں نقطہ نظر کا اختلاف رکھتے ھیں ، جیسے: سحراور جادو کی کتابیں، فلسفہ اور تورات ، انجیل جن کا تحریف ہونا واضح ہو۔

مالکیہ کہتے ھیں: حروف کی حرمت کی وجہ سے ان کتب کے ساتھ استنجاء جائز نہیں ھے ۔

ابراھیم اللّقائی کہتےھیں: اگر یہ حروف عربی میں لکھے گئے ہوں تو حرمت والے ھیں، نہیں تو ان کی کوئی حرمت نہیں ھیں، مگر یہ کہ اللہ تعالی کے اسمائے گرامی میں سے کوئی اسم لکھا گیا ہو۔

ولی علی اجھوری کہتےھیں: چاھے عربی میں لکھے گئے ہوں، یا غیر عربی میں دونوں صورتوں میں قابل احترام ھیں۔

شافعیہ کہتے ھیں: غیر محترم اشیاء جیسے: فلسفہ کی کتابیں، اور اسی طرح تورات اور وہ انجیل جس کی تحریف کا معلوم ہواہو، اور اللہ کے اسم سے خالی ہو تو اس سے استنجاء جائز ھے ۔

ابن عابدین علماء حنفیہ سے نقل کرتے ھیں" ھمارے نزدیک اس طرح روایت ہواھے کہ حروف (قرآن) حرمت والے ھیں، یہاں تک کہ مقطعات کیوں نہ ہوں، اور بعض قراء نے نقل کیا ھے کہ قرآن کے حروف ہجا ہود علیہ السلام پرنازل ہوئےتھے ۔

اس بات کا فائدہ یہ ھے کہ ان حروف کا کوئی حرف کسی بھی چیز پرلکھا ہواہو تو وہ حرمت والاھے، (الموسوعة الفقهية : 181/34).

(اس موضوع کی تفصیل حاشیہ ابن عابدین (1/ 227) حاشیہ الدسوقی (113/1) مواھب الجلیل (1/ 287) نهاية المحتاج (1 /132) كشاف القناع (1 /69) اور المغنى (1 / 158) میں ملاحظہ کریں)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیاگیا جو یھود کو لعن کرتاھے اور ان کے دین پر بھی لعنت بھیجتا ھے ، اور تورات کو گالیاں دیتاھے کیا ایک مسلمان کےلیے جائزھے کہ ان کی کتاب کو گالی دے؟

جواب دیا: "کسی کے لیے بھی جائز نہیں ھے کہ تورات کو لعن کرے، بلکہ جس شخص نے تورات پر علی الاطلاق لعنت کی اس سے توبہ کا مطالبہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیاجائے گا، اگر اس نے توبہ نہیں کی تو قتل کیاجائے گا، اور اگراس کتاب میں کسی ایسی چیز پرلعنت بھیجی جس کے بارے میں واضح ہو کہ وہ الله کی طرف سے نازل شدہ ھے تو اس حالت میں اسے قتل کیاجائے گا، حتی کہ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی.

اور اگر یہود کے اُس دین کو لعنت کرے جس پر وہ آج قائم ھیں، اس میں کوئی اعتراض نہیں ھے، کیونکہ یہود اور ان کا دین ملعون ھے، اسی طرح اگروہ تورات جو ان کے پاس ھے کو گالی دے، اور یہ واضح کردے کہ اس کا مقصد اس کا تحریف شدہ حصہ ھے، مثلا کہہ دے کہ: یہ تورات محرّف اور نسخ شدہ ھےاس کے مواد پرعمل کرنا جائز نہیں ھے، اور جس نے بھی ان کی محرّف اور منسوخ شدہ شریعت پر عمل کیا وہ کافرھے، یہ بات اور اس طرح کی بات کرنا حق ھے، اور اس کے کہنے والے پر کوئی مسئلہ نہیں ھے (مجموع الفتاوی: 200/35)

خلاصہ یہ ھے کہ:

انجیل کی توھین ، اھانت اور بے حرمتی کرنا اور وہ توراۃ جو اھل کتاب کے پاس ھے جائز نہیں ھے، اس لیے کہ یہ کتب حق اور باطل دونوں پرمشتمل ھیں، نیز الله تعالی کے اسماء وصفات بھی ان میں شامل ھیں، لھذا ان چیزوں کی حرمت کے تحفظ کے لیے ان کی اھانت جائز نہیں ھے، مثال کی طورپر انجیل یا تورات کو زمین پر دے مارے، البتہ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ھے کہ ان تحریف کیے ھوئے کتب کا بند وبست کرے، اور ان کو پڑھے، مگروہ حضرات جو اھل علم ھیں ان کی اکاذیب کے استخراج کا ارادہ رکھتے ھوں، تو اگر ان کتابوں میں سے کوئی بھی ھمارے ہاتھ لگے تو ان کی حفاظت اور نگرانی کرنا جائز نہیں ھے، جس طرح ان کی توھین کرنامثلاً کچرے کی بالٹی میں ڈالنا جائز نہیں ھے، لیکن اس کو جلاکر اس سے خلاصی حاصل کی جاسکتی ھے، کیونکہ اسماء الھی پرمشتمل ھے، اور ممکن ہے ایسے مسائل واحکام بھی ھوں جو تحریف سے محفوظ رہے ھوں .

اور یہ جو ھم کہتے ھیں کہ ان کو جلایا جائے اس کی بے حرمتی اور بے ادبی کے لیے نہیں ، بلکہ اھانت سے بچانے کے لیے ہے، اس لیے کہ یہ بات ثابت ھوگئی ہے کہ صحابہ کرام نے مصحف کے اوراق کو اھانت سے بچانے کے لیے ان کو جلایا تا کہ ان کو بے حرمتی سے بچایا جائے۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library